تاریخ ادب اردو اور افسانہ نگاری

ڈاکٹر خوشنما علی

اسسٹینٹ پروفیسر، شعبہ اردو

دیانند گرلز پوسٹ گریجوئٹ کالج

سول لائنس، کانپور

کہتے ہیں کہ ادب اپنے سماج کا آئینہ ہوتا ہے اور ہمیں کسی بھی عہد کی تہذیب و تمدن کی معلومات حاصل کرنی ہو تو ہمیں اس دور کے ادب پر نظر ثانی کرنی چاہئے۔ جس طرح ادب اپنے عہد کی عکاسی کرتا ہے اسی طرح ادبی رسائل و جرائد اپنے عہد کے تخلیقی سفر کے اہم و مخصوص دستاویز ہوتے ہیں جو کہیں نہ کہیں ادبی تخلیقات کو ایک پیرائے میں پرونے کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ جہاں وہ ایک طرف کسی قلم کار کی غیر مطبوعہ تحریروں کی اشاعت کر کے عوام الناس تک ان تخلیقات کے رسائی کا ذریعہ بنتے ہیں تو دوسری طرف مورخین، طالب علم اور ریسرچ سکالرز کے لئے ایسا مواد فراہم کرتے ہیں جو انکی تحقیق میں براہ راست کارآمد و مفید ثابت ہوتا ہے۔ یہ ادبی رسائل ہی ہیں جن سے ہم کسی عہد کے ادبی رجحانات و میلانات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ بقول ڈاکٹر اوج کمال:

"ادب ایک شعوری عمل ہے جس میں آمد اور آورد کو بڑا دخل ہے۔ اخبار میں شائع ہونے والی بے شمار خبروں کا تعلق محض اطلاع بہم پہنچانے تک ہے جس میں صحافت کبھی مشن کا درجہ اختیار کر لیتی ہے تو کبھی پیشے کا، لیکن ادب کا براہ راست تعلق قوتوں سے ہے جس کے اظہار کے لئے ادبی رسائل ایک ذریعہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ادیب سماج میں پھیلے ہوئے بے شمار مسائل سے نظر نہیں چرا سکتا خواہ وہ سیاست کے موضوعات ہو یا مذہب و معاشرت اور اقتصادیات کے۔ وہ حساس موضوعات کو شاعری، ناول، افسانے، کہانیوں کے پیکر میں ڈھال کر اس کی ایسی تصویر کشی کرتا ہے کہ قاری ایک کیفیت سے دوچار ہو جاتا ہے اور اس کا تاثر سماج میں تبدیلی کا باعث بنتا ہے۔" (۱)

اردو زبان وادب کے ارتقاء میں ادبی و تحقیقی مجلہ نے ہمیشہ ایک کلیدی رول ادا کیا ہے۔ادبی رسائل کی رسائی عوام تک ہوتی ہے اور ان کا موثر انداز عوام کے ذہن پر نقش کرتا ہے۔اردو زبان میں ادبی مجلات کے ابتدائی نقوش ہمیں ۱۹ویں صدی کی دوسری دہائی میں شائع ہونے والے اخبارات ور سائل میں ملتے ہیں جن میں سر فہرست کلکتہ سے شائع ہونے والا "جام جم "(۱۸۲۲ء)،اس کے بعد دہلی سے شائع ہونے وال شمالی ہند کا پہلا اخبار "دہلی اردو اخبار "(۱۸۳۶ء) ہے۔لکھنؤ سے شائع ہونے وال رسلہ "اودھ پنچ،اودھ اخبار،لاہور سے شائع ہونے والار سالہ "مخزن، نقوش،ادب لطیف وغیرہ،ان کے علاوہ رسالہ "دلگداز،زمانہ،ہنس، الاخلاق،سوغات،وغیرہ شامل ہیں اس دور میں شائع ہونے والے اور بھی ادبی رسائل ہیں جن کی فہرست الہلال،البلاغ،تہذی بہت طویل ہے اور ہر ایک کا ذکر نہیں کیا جا سکتا لیکن ان رسائل کی ادبی خدمات کو نظر انداز بھی نہیں کیا جا سکتا اس دور میں شائع ہونے والے تمام اخبارات وادبی رسائل نے اپنے فرائض کو بہت ہی ذمہ داری سے سر انجام دیا ہے جو نا قابل فراموش ہے۔جس روایت کی داغ بیل ہمارے اسلاف نے ڈالی تھی اس روایت کی پاسبانی دور حاضر میں بھی ہمارے ادبی رہنما اس ہی ذمہ داری سے سر انجام دے رہے ہیں۔ان رسائل میں "شاعر، نیا دور،ادبی نشیمن، فکر و نظر، فکر و تحقیق، تہذیب الاخلاق،اردو دنیا،ایوان غزل،مژگاں،آج کل "وغیرہ سر فہرست ہے یہ ادبی جرائد سرکاری تعاون سے ہندوستان کے مختلف شہروں سے مسلسل ادبی خدمات سر انجام دے رہے ہیں، کچھ ایسے رسائل بھی ہیں جو کسی فرد کی ذاتی کوششوں اور ذوق ادب کے زیر سبب منظر عام پر قاری کے دل پر دستک دے رہے ہیں ایسے رسایل کی فہرست بھی بہت طویل ہے ہر ایک کا ذکر اس مقالے میں نہیں کیا جا سکتا لیکن چند مشہور و معروف رسائل کے نام کچھ اس طرح ہیں، "کاوش،ادبستان مؤ،اردو ورثہ،دستک، کوہ مارہ،گلوبل وادئ سخن،اور تاریخ ادب اردو وغیرہ۔یہ رسائل وانکے مدیران نے نہ صرف اردو ادب کو فروغ دینے میں اپنا اہم کردار ادا کیا ہے بلکہ ان نئے تخلیق کاروں کو ایک عالمی platform مہیا کرایا جن کی رسائی عوام تک ہے۔

شہر دہلی کی تاریخی سر زمین آج سے نہیں بلکہ زمانہ قدیم سے ہی اردو شعر وادب کا مرکز رہا ہے اور نہ صرف اردو شعر وادب کو فروغ دینے میں اس سر زمین نے اہم کردار ادا کیا ہے۔دہلی شہر ہمیشہ سے اردو ادب کے پودے کو پروان چڑھانے میں ایک مالی کی طرح اپنی خدمات سر انجام دیتا رہا جو کسی شجر کو اس وقت تک اپنی محنت نما آب سے سینچتا رہتا ہے جب تک وہ ناتواں پودھا ایک مضبوط اور لہلہاتے شجر میں نہ تبدیل ہو جائے۔"تاریخ ادب اردو سر زمین دہلی سے شائع ہونے والا ایک سہ ماہی ادبی مجلہ ہے جو پروفیسر یحییٰ محمد صبا اور ارتضیٰ کریم کی زیر نگرانی میں ۲۰۱۹ء سے مسلسل شائع ہو رہا ہے، بہت ہی کم وقت میں اس رسالہ نے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ بین الاقوامی سطح پر ایک منفرد شناخت قایم کی ہے۔تاریخ ادب اردو کا عالمی سطح پر ادبی تنقید، و نئی نئی تحقیق کے متعلق نظریات ورجحانات پر مشتمل معیاری ادب کو شائع کرنا اولیں مقصد ہے، اسی کے ساتھ نئے قلم کاروں کی غیر مطبوعہ تحریروں کو بھی شائع کر کے دور حاضر کے ادب کو فروغ دینا اور ساتھ ہی ساتھ اس ادب کو قارین تک

پہنچانہ اس کے مقاصد میں شامل ہے۔تاریخ ادب اردو نہ صرف اپنے قارین کو معیاری ادب سے لطف اندوز کررہا ہے بلکہ ہمہ وقت کے عصری تقاضوں کو بھی بخوبی پورا کر رہا ہے۔رسالہ تاریخ ادب اردو کا ہر ایک رسالہ ایک اہم نسخہ ہے جو نہ صرف ہمہ وقت کے محقیقین کو اپنی تحقیق میں مدد دیتا ہے بلکہ آنے والے وقت میں بھی یہ بے حد مددگار و معاون ثابت ہونگے۔بقول عابد رضا بیدار:

ایک رسالہ کا مقصد ہر قسم کے علمی،اخلاقی،تاریخی، فلسفی اور تمدنی وخوبی مضامین اور"

(۲)"عمدہ کتابوں پر ریو و شائع کرنا ہے۔

جیسا کے عابد رضا صاحب نے کہا ہے کہ ایک ادبی مجلہ ہر قسم کے موضوعات کی اشاعت کرتا ہے رسالہ تاریخ ادب اردو اس قول کی پاسبانی مکمل طور سے کرتا ہوا نظر آتا ہے۔تاریخ ادب اردو میں ہر قسم کے علوم وفنون پر محیط مضامین شائع کئے جاتے ہیں،جو نہ صرف معیاری ادبی

معلومات فراہم کراتے ہیں اور مستند حوالہ جات پر مبنی ہوتے ہیں،جو اپنے قارین کو ادبی دنیا خصوصا اردو زبان وادب کی ہمہ وقت کی تبدیلیوں اور بدلتے ہوئے نئے رجحانات سے ہمکنار کراتا ہے۔اس رسالہ کے ذریعہ نئ سوچ وفکر اور نئے نئے تجربات کو فروغ ملا ساتھ ہی ساتھ ان ادبی تحقیقات کو ترجیح دی گئی جو حالات حاضرہ کے روزمرہ کے مسائل کو موضوع بحث لارہے تھے۔تاریخ ادب اردو میں شائع ہونے والے مضامین نہ صرف نوع انسانی کے مسائل کو اپنی عمیق تحقیق سے اجاگر کرتے ہیں بلکہ رنگ آمیز تخلیقات کو جاذب نظر اور ادبی آہنگ بھی بخشنے کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ اخبارات ورسائل اپنے عہد کے احوال،تہذیب وتمدن اور معاشرے کی حقیقی تصویر اور تاریخ ہوتے ہیں،یہ نہ سرف ادبی حیثیت کے حامل ہوتے ہیں بلکہ ان کی تاریخی اہمیت بھی ہوتی ہے اسی ضمن میں ڈاکٹر روشن آرا راؤ لکھتی ہیں:

مجلاتی صحافت حالات وواقعات اور نظریات کی بنیاد پر زندگی کے مختلف پہلوؤں"

کو پیش کرتی ہے۔سوچ کے خوبصورت دھاروں کو خوبصورت لفظوں میں ڈھال کر

مجلات کی زینت بنادیا جاتا ہے۔وہ کبھی نثری شہ پاروں کا روپ دھار لیتے ہیں اور

کبھی نظم کے پیرائے میں ڈھل کر ماضی حال اور مستقبل کو سمیٹ لیتے ہیں۔جریدہ

قارین کی تربیت کے فرائض بھی انجام دیتا ہے۔واقعات کے پس منظر اور پیش منظر

سے بھی آشنا کرتا ہے۔تفریح فراہم کرنا بھی اس کے مقصد میں شامل ہے۔کیونکہ

ہفت روزہ، پندرہ روزہ، یاماہوار رسالوں کے پاس حالات وواقعات کا تجزیہ کرنے
اوران کے اثرات کوضبط تحریر میں لانے کے لئے وقت بھی ہوتاہے، پیرایہ بیان بھی
(۳)"اوراسلوب بھی۔

ادبی رسائل ہمیشہ سے مختلف اصناف کوفروغ دینے میں معاون اور کارآمد ثابت ہوئے ہیں رسالہ تاریخ ادب اردو کے ذریعہ ان نئے قلم کاروں اورانکی تخلیقات کو معیاری قارین مل رہے ہیں جو نہ صرف اردو ادب کے شیدائی ہیں بلکہ شعروادب پر اچھی گرفت بھی رکھتے ہیں جو اپنی تنقیدی رائے سے انکی تخلیقات کا تجزیہ بھی کرتے ہیں جس سے ان قلم کارون کی حوصلہ افزائی ہوتی اور انہیں motivationاور بہتر لکھنے کے لئے ملتاہے۔

تاریخ ہندوستان کے اوراق کو ہم پلٹتے ہوئے جب اس دور کو دیکھتے ہیں جس عہد میں ہندوستان کو ۲۰۰ سال کی غلامی کے بعد آزادی ملی تھی اس وقت بھی اردوادب کے قلم کاروں نے جوکچھ بھی دیکھا و برتا وہ سب اپنی تحریروں میں قلم بند کر قاری کے سامنے پیش کردیا چاہے وہ تقسیم ہندوستان کی روداد ہو یا پھر اس تقسیم سے رونما ہونے والے فرقہ وارانہ ومذہبی فسادات ہو، یا کوئی سیاسی داؤ پیچ کے مسائل ہو۔ مختصر کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ایک حساس قلم کار خواہ وہ افسانہ نگار ہو، ناول نگار ہو یا کوئی شاعر، وہ جو کچھ بھی اپنی آنکھوں سے دیکھتاہے، محسوس کرتاہے اس کی ہو بہو تصویر کشی اپنی تحریروں میں کرتاہے اور معاشرے کے سامنے پیش کرتاہے۔ عصر حاضر کے قلم کار بھی اپنی
تحریروں میں ایسے موضوعات کو جگہ دے رہے ہیں جو بدلتے وقت کے سیاسی داؤپیچ، مذہب وفرقہ کے نام ہونے والے ظلم وجبر وفسادات، معاشیعات، سے جڑے ہوئے ہیں۔ آج کا ادیب بے باکی سے اپنے قلم کی چابق نما ضرب سے معاشرے میں ہو رہے ظلم و بربریت، انتہاپسندی، مذہبی تفکرات جیسے موضوعات پر ضرب لگا رہاہے۔ یہ ادیب نہ تو ماضی کے نہاں خانوں میں جائے پناہ تلاش کرتے ہیں اور نہ تاریخ کے اوراق کو پلٹتے ہیں بلکہ حالات حاضرہ پر بات کرتے ہے اوران حالات کی حقیقی انداز میں ترجمانی کرتے ہیں، یہ کسی خاص تحریک کے مقلد نہ ہو کر حقیقت پسندی کو ترجیح دیتے ہیں اوراس ہی رجحان نے علامتی پیرائے اظہار کو بھی فروغ دیاہے۔ خوف، تشکیک، تنہائیکی کیفیت آج کے انسانوں کا مقدر بن چکی ہے، گزشتہ چند سالوں پر نظرثانی کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ملک میں ایک عجب سی بے چینی، کرب واضطراب کا عالم ہے، ۲۰۲۰ء میں جہاں ساری دنیا کرونا جیسی وبا کی ضد میں آئی اوراس کی وجہ سے لاکھوں افراد اپنی زندگی کھو بیٹھے، نہ جانے کتنے افراد اپنی زندگی کو سڑکوں پر، تنگ حالی، بے بسی، بے چارگی کے عالم میں گزارنے کو مجبور ہو گئے۔ بیشتر افراد کو نہ سہی علاج میسر ہوا اور نہ مرنے والوں کو دو گز زمین یا چتا نصیب ہوئی۔ انسان نے شاید کبھی خود کو اتنا بے بس اور محکوم نہ محسوس کیا ہوگا جو کرونا اور لاک ڈاؤن اور اس رونما ہونے والے حالات نے کرادیا۔ یہ وہ دور تھا جہاں ساری دنیا کا نظام درہم برہم ہو چکا تھا وہی رسالہ "تاریخ ادب اردو" ایسے مشکل وقت میں بھی اپنی خدمات سرانجام دے رہا تھا۔ اس رسالے نے اردو زبان وادب کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے، سماجی اصلاح

کرنے، علمی سوچ وفکر کو فروغ دینے وعوام میں علمی وادبی ذوق پیدا کرنے کی سعی کی اور ادبی حلقوں میں سر گرمی پیدا کی اور اپنے جدید رجحانات کے ذریعہ عوام میں ایک خاص مقام بنانے میں بہت ہی مختصر سے عرصہ میں کامیابی حاصل کی۔ کسی بھی ادبی مجلہ کی کامیابی کا دار و مدار اس کے نگراں و مدیر کی محنت کے ساتھ ساتھ اس میں شائع ہونے والے مضامین، اور ادب پر بھی ہوتا ہے۔ رسالہ "تاریخ ادب اردو" اپنے پہلے شمارے کی اشاعت کے وقت سے ہی صنف افسانہ کے فروغ میں پیش پیش رہا ہے۔ پہلا شمارہ، (اپریل سے جون ۲۰۱۹) جس میں کل دو افسانے شائع ہوئے تھے جن کا عنوان "تلخ از ذبیح اللہ ذبیح، وبھوک از محمد رضی صدیقی" تھا۔ یہ دونوں ہی افسانے حالات حاضرہ کے حقیقی مسائل کی بخوبی ترجمانی کرتے ہیں۔ جہاں افسانہ "تلخ" میں افسانہ نگار نے عورتوں کے ساتھ مردانہ سماج کی طرف سے ہونے والے جنسی استحصال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دور حاضر کی نسائی قوم کو ایک پیغام دیا ہے کہ مزاج کی تلخی اگر آپکو معاشرے میں کھلے گھوم رہے حیوان نما انسانوں سے تحفظ دیتا ہے تو اپنے مزاج کو تلخ کرلے،، آج کی عورتوں کو اپنے مزاج میں چاند کی چاندنی جیسی ٹھنڈک نہ لاکر سورج کی دہکتی ہوئی لپٹوں جیسی تپش لانی چاہئے۔ وہی اس شمارے کا دوسرا افسانہ آج کی جدید سوچ وفکر رکھنے والے انسانوں کی کہانی بیان کرتا ہے جو خود کو modern اتنا practical بناتے بناتے ان میں پڑتا نہیں فرق کوئی سے جینے یا مرنے کے کسی جیسے ہو چکا ہے ہمدردی، محبت، انسیت جیسے جذبات رہ گئے ہیں اور نہ ہی یہ ماضی کی یادوں کو اپنے سینوں کی ڈائری میں سنجوتے ہے۔ جس طرح یہ دور مشینی دور بن گیا وہ ان سب کیفیات سے emotions ہے نہ feelings کرنے لگا ہے جس میں نہ react ہے ویسے ہی اس دور کا انسان بھی مشین کی ترح ہی کوسوں دور جا چکا ہے۔ اسی طرح تاریخ ادب اردو کے دیگر شماروں میں جو افسانے شائع ہوئے ان میں "ہیڈ کواٹر بنام لاک داؤن، محبت بنام لاکڈاؤن، از ڈاکٹر شیریں فاطمہ "ایسے افسانے ہے جو کرونا جیس

دیا تھا اور اس وبائی دور سے رونما حالات کے پس منظر میں لکھے گئے۔ جس طرح اچانک لاکڈاؤن کے اعلان نے پورے ملک کے سماجی و معاشی نظام کو freeze کرلا کداؤن کے جو منفی اثرات ملک پر پڑے ان سب واقعات کی ترجمانی ہمیں ان افسانوں میں ملتی ہے۔ ان افسانوں کے علاوہ جو دیگر افسانے منظر عام پر آئے ان میں "گیہوں کے دانے، میاں، منت ٹیلرس (ترجمہ)، سیوئیوں کی مٹھاس (ترجمہ)، مکر، غلطی" وغیرہ جیسے مقبول اور قابل ستائش افسانے شامل ہیں۔ ان افسانوں کے علاوہ صنف افسانہ کے ضمن میں تنقیدی مضامین بھی شامل ہیں جو قابل ذکر ہیں، "راجستھان کے اہم افسانہ نگار از مختار ٹونکی، آزادی سے قبل اجمیر میں اردو افسانہ از چھوٹو لال، علامتی افسانے کا عروج اور سریندر پرکاش۔ ل. احمد کی افسانوی نثر" وغیرہ جیسے مضامین شامل ہیں۔ ان تنقیدی مضامین کے ذریعہ عصر حاضر کے نئے قلم کاروں کو نہ صرف فروغ ملا بلکہ ان کی تخلیقات کو ایک عالمی platform بھی رسالہ تاریخ ادب اردو نے عطا کیا اسی کے ساتھ تاریخ ادب اردو، اردو افسانہ نگاری کے فروغ میں اپنا اہم کردار نبھا رہا ہے۔ اس ادبی مجلہ کے زیر سبب قارین کو بھی نئی سوچ وفکر کے ادب کو پڑھنے کا موقع فراہم ہو رہا ہے اور اردو ادب کے مختلف حلقوں میں ان نئے قلم کاروں وادب کے شناسائی ہو رہی ہے اور ساتھ ہی ساتھ تنقید اور تبصرہ کی روایت کو فروغ مل رہا ہے۔ رسالہ تاریخ ادب اردو نے نہ صرف صنف افسانہ کو فروغ دیا بلکہ اردو ادب کی مختلف اصناف پر تنقیدی و تحقیقی مضامین شائع کئے، جو نہ صرف عصر حاضر کے طالب علم ور سرچ سکالرز کے لئے معاوین و مددگار ثابت ہو رہے ہیں بلکہ آنے والے وقت میں یہ تاریخی دستاویز ثابت ہونگے۔

حوالہ جات

۱۔ڈاکٹر اوج کمال، بیسویں صدی کے منتخب ادبی رسائل کا تحقیقی مطالعہ۔ص ۵۱۔(۴۱۰۲)،وفاقی یونیورسٹی، کراچی۔

۲۔عابد رضا بیدار، اردو کے اہم ادبی رسالے اور اخبار، ص ۲۱۷.

۳۔روشن آرا راؤ، مجلاتی صحافت کے ارادتی مسائل، ص ۳۱(۱۷۸۹)،اسلام آباد۔

☆☆☆